

اکائی 5۔ اکتساب کا مفہوم، نوعیت اور تصور

(Meaning, Nature, and Concept of Learning)

اکائی کے اجزا

- 5.0 تمہید (Introduction)
- 5.1 مقاصد (Objectives)
- 5.2 اکتساب کی تعریفیں (Definitions of Learning)
- 5.3 اکتساب کا تصور و مفہوم (Concept and Meaning of Learning)
- 5.4 اکتساب کی نوعیت اور خصوصیات (Nature and Characteristics of Learning)
- 5.5 اکتساب کے نظریات (Theories of Learning)
- 5.5.1 اکتساب کا تعمیری نظریہ (Constructivist Theory of Learning)
- 5.5.2 اکتساب کا طرز عملی نظریہ (Behaviourist Theory of Learning)
- 5.5.3 اکتساب کا بصیرتینظریہ (Insightful Theory of Learning)
- 5.6 اکتساب کی اقسام (Types of Learning)
- 5.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)
- 5.8 فرہنگ (Glossary)
- 5.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit end exercises)
- 5.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

5.0 تمہید (Introduction)

انسانی زندگی کا تصور ماں کے پیٹ سے شروع ہوتا ہے یعنی کہ جب حمل ٹھہرتا ہے۔ نشوونما کے عمل کے ذریعے وہ فرٹیلائزڈ انڈے سے ایک مکمل انسان کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اس دوران اس میں کئی طرح کی تبدیلیاں جیسے جسمانی، ذہنی، جذباتی رونما ہوتی ہے۔ جو بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں وہ بھی سائنسی اور نفسیاتی اصولوں پر مبنی ہوتی ہیں جیسے تسلسل کے اصول کی طرح انفرادی اختلافات کا نظریہ بھی ہمارے سامنے ہے اور اکتساب کا نظریہ بھی۔ کیونکہ ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے پہلے سے ہی کچھ پیدا کنشی صلاحیتوں سے آراستہ ہوتا ہے جس

کی وجہ سے بعض حالات کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

یہ اکائی ایک اہم عنوان پر منحصر ہے جس کا نام اکتساب ہے۔ انسان بہت ساری چیزیں سیکھ کر پیدا ہوتا ہے اور بہت ساری چیزیں دنیا میں آکر سیکھتا ہے۔ طلباء اس اکائی سے اکتساب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کے مفہوم و نوعیت سے بھی واقفیت حاصل کریں گے۔ اس اکائی میں اکتساب کی خصوصیات کو بھی بتایا گیا ہے۔ اکتساب کے کئی نظریات جیسے اکتساب کا تعمیری نظریہ (Constructivist theory of learning)، اکتساب کا طرز عملی نظریہ (Behaviourist Theory of Learning) اور اکتساب کا بصیرتی نظریہ (Insightful theory of learning) کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ آخر میں B.F. Skinner کے ذریعہ تجویز کی گئی اکتساب کی سات اقسام کا بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے تاکہ طلبہ اکتسابی نظریات کے ساتھ ساتھ اکتسابی اقسام کو سمجھ سکیں۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو پائیں گے کہ:

- اکتساب کی تعریف بیان کر سکیں۔
- اکتساب کے تصور و مفہوم کی وضاحت کر سکیں۔
- اکتساب کی نوعیت اور خصوصیات بیان کر سکیں۔
- اکتساب کے تعمیری نظریہ (Constructivist theory of learning) کے متعلق معلومات کا اظہار کر سکیں۔
- اکتساب کے طرز عملی نظریہ کی وضاحت کر سکیں۔
- اکتساب کے بصیرتی نظریہ پر روشنی ڈال سکیں۔
- اکتساب کی اقسام کو بیان کر سکیں گے۔

5.2 اکتساب کی تعریفیں (Definitions of Learning)

اکتساب کے بارے میں کسی بھی عام شخص سے پوچھا جائے تو وہ کچھ نہ کچھ ضرور بتائے گا۔ لیکن کچھ عام بیان کے ساتھ ساتھ کچھ مخصوص چیزوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جیسے کہ انسانی بچہ پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتی سے دودھ چوسنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے وراثت میں ملنے والے طرز عمل کو فطری مانا جاتا ہے۔ جیسے جیسے بچے کے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اس کو مختلف حالات میں کچھ نہ کچھ ہم آہنگی کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے اسے مختلف عادات، علم، رویے اور ہنر وغیرہ حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ انہیں تمام چیزوں کے حصول کو سیکھنا کہتے ہیں۔ اس طرح اکتساب کو ایسے حالات سے نمٹنے کے لئے مہارت استعداد یا عادات کے حصول کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے جو کہ حیاتیات کے لیے نسبتاً نئے ہیں اور جن کے لئے فطرت نے انہیں پہلے سے تیار نہیں کیا ہے۔

اكتساب يا سیکھنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ سیکھنے کی تعریف کرنے کی بہت سی کوششیں کی گئی ہیں یہاں پر کچھ تعریفیں دی جا رہی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

تعلیم کی لغت میں اکتساب کی تعریف اس طرح سے کی گئی ہے:

1960 میں اسکندر (Skinner) نے اکتساب کی تعریف اس طرح کی ہے:

"Learning is a process of progressive behaviour adaptation"

اكتساب ترقی پسند طرز عمل کے مطابق خود کو ڈھالنے کا عمل ہے۔

Woodworth لکھتے ہیں کہ:

"The process of acquiring new knowledge and new response is the process of learning"

نیا علم اور نئے رد عمل کے حصول کا عمل سیکھنے کا عمل ہے۔

Crow and Crow کے مطابق:

"Learning is the aquisition of habits, knowledge and attitude"

عادات، علم اور رویے کا حصول اکتساب ہے۔

Gates and other کے مطابق:

"Learning is the modification of behaviour though experience and training"

تجربہ اور تربیت کے ذریعہ طرز عمل میں تبدیلی اکتساب ہے۔

Cronback نے لکھا ہے:

"Learning is shown by a change in behaviour as a result of experience"

اكتساب، تجربہ کے نتیجے میں طرز عمل میں تبدیلی کے ذریعہ اظہار کیا جاتا ہے۔

Guthrie اکتساب کی نفسیات میں لکھتے ہیں:

"The ability to learn, that is to respond differently to a situation because of past response to the situation"

اكتساب کی صلاحیت کسی صورت حال میں ماضی کے رد عمل کی روشنی میں سے مختلف طریقے سے رد عمل دکھانا ہے۔ Kingsley

Gray & کے مطابق:

"Learning is the process by which an organism in satisfying its motivations adopts and adjusts its behaviour in order to overcome obstacles or barriers."

سیکھنا وہ عمل ہے جس کے ذریعے ایک جاندار اپنے محرکات کو پورا کرنے میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اپنے طرز عمل میں ہم آہنگ تبدیلی اختیار کرتا ہے۔

Morgan and Gilliland کے مطابق:

“Learning is some modification in behaviour of the organism as a result of experience which is retained for atleast a certain period of time.”

"اكتساب، تجربہ کے نتیجے میں کسی ذی حیات وجود کے طرز عمل میں ہونے والی کچھ تبدیلی ہے جو کم از کم ایک خاص مدت تک

برقرار رہتا ہے"

Thorndike, E.L. کے مطابق:

"Learning is selecting the appropriate response and connecting it with the stimulus."

"اكتساب ایک مناسب رد عمل کا انتخاب کرنا اور محرک کے ساتھ اس کا تعلق قائم کرنا ہے۔"

اوپر کی تعریفات کی بنیاد پر یہ مندرجہ ذیل نکات کو خلاصہ کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔

سیکھنے کا مطلب ہے کہ کسی مقررہ مقصد کے حصول کے لیے اپنے طرز عمل کو تبدیل کرنا۔

• سیکھنے کا مطلب ہے مسائل سے نمٹنے کے لئے ایک طریقہ تیار کرنا۔

• اکتساب نئی معلومات حاصل کرنے کا عمل ہے۔

• اکتساب نئے رد عمل دکھانے کا عمل ہے۔

• اکتساب طرز عمل میں تبدیلی لانے کا عمل ہے۔

• اکتساب نئی تفہیم اور سرگرمی کے ذریعہ طرز عمل میں تبدیلی ہے۔

• اکتساب نئے ماحول میں ہم آہنگی کا عمل ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال کسی ایک ماہر تعلیم کی اکتساب کی تعریف بیان کیجیے۔

5.3 اکتساب کا تصور و مفہوم (Concept and Meaning of Learning)

اگرچہ ماہرین نفسیات نے اکتساب کی مختلف تعریفیں پیش کی ہیں لیکن سبھی ماہرین کی تعریفوں کو اس طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے کہ سیکھنا ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ تجربات اور مشق کے وجہ سے طرز عمل میں تبدیلی آتی ہے۔ ہر شخص اپنی زندگی میں ہر دن نئے نئے

تجربات کا ذخیرہ کرتا ہے یہی تجربات فرد کے طرز عمل میں اضافہ، ترمیم اور تبدیلی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تجربات اور ان کے استعمال کو اکتساب کہتے ہیں۔

اکتساب یا سیکھنا ایک بہت ہی وسیع اور اہم اصطلاح ہے۔ عام معنوں میں سیکھنے کو طرز عمل میں تبدیلی کہتے ہیں۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ طرز عمل میں تمام تبدیلیاں اکتساب نہیں۔ مثال کے طور پر تھکاوٹ سے تبدیلی یا غذا کی وجہ سے بیماری کو اکتساب نہیں کہا جاسکتا۔ نفسیات میں سیکھنے سے مراد، تبدیلیاں ہیں جو مشق یا تجربے کے نتیجے میں ہوتی ہیں۔ اکثر ایسی تبدیلیوں کا مقصد فرد کو ماحول میں ایڈجسٹ کرنے میں مدد کرنا ہوتا ہے۔ لہذا یہ کہا جاتا ہے کہ سیکھنے سے مراد طرز عمل میں تبدیلی ہے جو مشق یا تجربے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔

سیکھنا کسی صورت حال کا ایک فعال رد عمل ہے۔ جیسے ایک بچہ جب پیدا ہوتا ہے وہ کچھ نہیں جانتا، لیکن وہ بچہ جس ماحول میں پلتا اور بڑھتا ہے اس سے وہ سیکھنے لگتا ہے۔ اگر بچہ مسلمان ہے تو وہ سلام کرنا سیکھ جاتا ہے اگر ہندو ہے تو نمسکار کرنا سیکھ جاتا ہے اور اسی طرح اگر وہ بچہ سکھ ہے تو وہ ست سری اکال کرنا سیکھ جاتا ہے۔ یہ اکتساب ہے کیونکہ بچہ کے عمل میں تبدیلی مشق اور تجربے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک اور مثال کے ذریعے یوں پر سمجھ سکتے ہیں کہ ہم ہاتھ میں روٹی لئے جا رہے ہیں ایک کو اجو بھوکا ہے اس کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ ہمارے ہاتھ سے روٹی چھٹ لیتا ہے۔ کوئے کا جھپٹنا بھوک لگنے پر رد عمل ہے۔ لیکن یہ رد عمل فطری ہے۔ اکتساب نہیں ہے۔ اس کے برعکس بچہ ہمارے ہاتھ میں روٹی دیکھتا ہے وہ جھپٹتا نہیں ہے۔ بلکہ ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے۔ روٹی کی طرف بچے کا یہ رد عمل فطری نہیں ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ پیدائش کے کچھ عرصے بعد اپنے ماحول میں کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ اگر بچہ پہلی بار آگ کے قریب آتا ہے اور اسے چھوتا ہے تو اس کا ہاتھ جل جاتا ہے۔ یہ اس کے لئے تجربہ ہے۔ اگر بچہ دوبارہ آگ کو دیکھتا ہے تو اس کا رد عمل مختلف ہوتا ہے۔ تجربے نے اسے آگ کو نہ چھونے کا درس دیا ہے تو وہ آگ سے دور رہتا ہے۔ اس طرح اکتساب تجربے کے ذریعے طرز عمل میں تبدیلی ہے۔

اس طرح ہمارا زیادہ تر طرز عمل سیکھنے کے عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر طرز عمل میں تبدیلی عارضی ہے اور پختگی کی وجہ سے ہے تو یہ اکتساب نہیں ہے۔ تجربہ سیکھنے کا اہم حصہ ہے۔ سیکھے ہوئے طرز عمل سے مراد طرز عمل میں نسبتاً مستقل تبدیلی ہے۔ سیکھنے کا مشاہدہ، براہ راست نہیں ناپا جاسکتا ہے بلکہ اس کا اندازہ طرز عمل میں تبدیلی کے مشاہدہ کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ یہ کارکردگی میں بہتری سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ اپنے بچپن کے تجربات کو یاد کر سکتے ہیں کہ کوئی چیز بھی سیکھنے کے لئے کتنی مشق کرنی ہوتی تھی۔ چاہے وہ اردو یا انگریزی کیوں نہ ہو۔ اپنے طرز عمل کو یاد کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ تجربات اور مشق ہی وہ بنیاد ہے جس سے اکتساب ہو پاتا ہے اور ہمارے طرز عمل میں تبدیلی آتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: اکتساب سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

5.4 اکتساب کی نوعیت اور خصوصیات (Nature and Characteristics of Learning)

اوپر یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ اکتساب طرز عمل میں تبدیلی کا نام ہے جس کے ذریعے ایک فرد علم، رویہ، مہارت حاصل کرتا ہے تاکہ زندگی گزارنے کے لئے اہم ضروریات کو پورا کر سکے۔ اکتساب تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل کیا جاتا ہے جس میں والدین، پڑوسی، ساتھی، اساتذہ اہم ذرائع ہوتے ہیں۔ اکتساب کی نوعیت بھی اس کے آس پاس گھومتی ہوئی نظر آتی ہے جو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کی جاسکتی ہے۔

i. اکتساب طرز عمل میں تبدیلی ہے

ہر ایک سیکھنے کے عمل میں فرد کے اندر طرز عمل میں تبدیلی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فرد کے طرز عمل میں تبدیلی نہیں آتی تو اسے اکتساب نہیں کہتے ہیں۔ طرز عمل میں تبدیلی ایک اچھی اور موافقت تبدیلی ہو سکتی ہے یا یہ ایک بری اور غلط تبدیلی ہو سکتی ہے۔ روٹی بنانا، سائیکل چلانا سیکھنا ایک اچھی مثال ہے وہیں گالی دینا، جھوٹ بولنا بری عادتوں میں شمار ہے جو ایک غلط تبدیلی کے طرف اشارہ کرتی ہے جو غیر موافق ہے۔

ii. اکتساب میں تبدیلی مشق یا تجربے کے نتیجے میں ہوتی ہے

سیکھنے کے عمل سے جو تبدیلی ہوتی ہے وہ مشق یا تجربے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ یہاں مشق سے مراد ایک ایسی تربیت ہے جس میں ایک انسان ایک عمل کو بار بار دہراتے ہوئے اور اپنی غلطیوں کو درست کر کے سیکھتا ہے۔ تجربے سے یہاں مراد کسی شخص کے اچانک و موقع کے تجربات ہیں جو اس شخص کے طرز عمل میں تبدیلی لاتے ہیں۔ اس کی وضاحت ایک مثال سے کی جاسکتی ہے۔ فرض کریں کہ ایک شخص لکڑی کی کرسی بنانا سیکھتا ہے۔ فطری طور پر، تربیت کی بنیاد پر کرسی بنانے کا عمل سیکھ رہا ہے۔ جب وہ بار بار بناتا ہے اور ہر بار اپنی غلطیوں کو درست کرتا ہے اور آخر میں وہ بغیر کسی غلطی کے کرسی بنانا سیکھ جاتا ہے۔ یہاں طرز عمل میں تبدیلی تربیت کے نتیجے میں ہوئی۔

iii. طرز عمل میں نسبتاً مستقل تبدیلی ہوتی ہے

نسبتاً مستقل تبدیلی، طرز عمل میں ایسی تبدیلی کو کہا جاتا ہے جو ایک خاص وقت تک ایک طرح سے مستقل ہوتی ہے۔ اس مخصوص وقت کی کوئی معین مدت نہیں ہوتی یہ چند دنوں کی ہو سکتی ہے یا مہینوں کی ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ٹائپ کرنا سیکھ لے تو اس کے طرز عمل میں ایسی تبدیلی کچھ عرصے کے لئے مستقل رہتی ہے۔ مشق نہ کرنے کی وجہ سے کچھ مہینوں میں وہ شخص دوبارہ ٹائپ کرنا بھول جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ اس شخص میں تبدیلی کچھ مہینوں کے لئے مستقل تھی۔

اکتساب کی خصوصیات (Characteristics of Learning)

اکتساب کے تصور اور نوعیت جاننے اور تجربہ کرنے کے بعد اس کی مندرجہ ذیل خصوصیات کو بیان کیا جاسکتا ہے:

- اکتساب زندگی کا ایک بنیادی عمل ہے۔ اکتساب کے بغیر نہ زندگی چل سکتی ہے اور نہ ہی کوئی ترقی ہو سکتی ہے۔ یہ تہذیب و تمدن کے لئے بنیادی چیز ہے۔

- اکتساب طرز عمل کے تمام طریقوں کو متاثر کرتا ہے۔ اکتساب مہارت، علم اور شخصیت، محرک، خوف، طرز عمل وغیرہ کو متاثر کرتا ہے۔
- اکتساب ایک مسلسل عمل ہے۔ اکتساب پیدائش سے لے کر مرتے دم تک جاری رہتا ہے۔ یہ سیکھنے کی زندگی بھر کی نوعیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہر روز نئے حالات کا سامنا ہوتا ہے اور فرد کو ان سے نمٹنے کے لئے اپنے طرز عمل میں ضروری تبدیلیاں لانی پڑتی ہیں۔
- اکتساب مقصد پر مبنی یا ہدف پر مبنی ہوتا ہے۔ اکتساب ایک بے مقصد سرگرمی نہیں ہے۔
- اکتساب عالمگیر ہے۔ زندہ رہنے والی ہر مخلوق سیکھتی ہے۔ انسان ان میں سے زیادہ سیکھتا ہے یعنی کہ انسانی طرز عمل بہت پیچیدہ ہے۔ مثبت اکتساب بچوں کے نشوونما اور نمو کے لئے بے حد ضروری ہے۔
- اکتساب کے نتیجے میں طرز عمل میں تبدیلی آتی ہے۔ اکتساب طرز عمل کی تبدیلی ہے جو پچھلے طرز عمل سے متاثر ہوتی ہے۔ یہ کوئی بھی سرگرمی ہے جو بعد کی سرگرمی پر کم و بیش مستقل اثر چھوڑتی ہے۔
- اکتساب تبدیلی کا ایک عمل ہے نہ کہ بدلے ہوئے طرز عمل کی صورت میں نتیجہ ہے۔
- اکتساب اس وقت ہوتا ہے جب کوئی جاندار کسی صورت حال میں طرز عمل ظاہر کرتا ہے۔
- سیکھنا فرد کی سرگرمی کا نتیجہ ہے۔
- سیکھنا ایک کل صورت حال پر فرد کا مکمل رد عمل ہے۔
- اکتساب نمو اور نشوونما کا عمل ہے۔
- اکتساب موافقت ہے۔
- اکتساب تجربات کا ایک نظام ہے۔
- اکتساب ذاتی اور سماجی دونوں طرح کا ہوتا ہے۔
- اکتساب نئے طرز عمل کی پیداوار اور نئے عمل کی دریافت ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: اکتساب کی خصوصیات بیان کیجیے۔

اکتساب یا سیکھنا تعلیمی نفسیات کے سب سے اہم موضوعات میں سے ایک ہے۔ انسانی طرز عمل کا زیادہ تر انحصار سیکھنے پر ہے۔ اس لئے اکثر تعلیم و تربیت کے پروگرام یعنی بی۔ ایڈ میں جب طلباء کی رہنمائی کی جاتی ہے تو یہ بتایا جاتا ہے استاد جو بچوں کو سیکھنے کی رہنمائی کا ذمہ دار ہے اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بچے کے سیکھنے کے طریقے کون سے ہیں۔ ایک استاد بچوں کی مدد اسی وقت کر سکتا ہے جب اسے وہ صحیح طریقہ معلوم ہو جس کے ذریعہ بچہ سیکھتا ہے۔ تعلیمی ماہرین نفسیات، سائنسی مطالعے کے نتیجے میں بہت سے نتائج پر پہنچے ہیں۔ جنہیں سیکھنے کے نظریات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کون سا نظریہ بہتر ہے یا درست ہے یہ بتانا بہت ہی مشکل ہے۔ تمام نظریات کی اپنی اہمیت ہے سبھی نظریات کم و بیش یہ جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم کیسے سیکھتے ہیں۔ یہاں مندرجہ ذیل موٹے طور پر تین نظریات کی معلومات حاصل کریں گے۔

5.5.1 اکتساب کا تعمیری نظریہ (Constructivist theory of learning)

آج کے دور میں خاص کر تعلیمی میدان میں جو لفظ اکثر سننے کو ملتا ہے وہ تعمیریت پسندی ہے جو گذشتہ دہائیوں میں تعلیم میں ایک بااثر نظریے کے طور پر ابھری ہے جس کا اطلاق سیکھنے کے نظریہ اور علیات (Epistemology) دونوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ آج کے دور میں یہ مانا جانے لگا ہے کہ اساتذہ صرف طلباء تک علم کی ترسیل نہیں کر سکتے بلکہ طلباء اپنے ذہن میں علم کو فعال طور پر تعمیر کرتے ہیں۔ یعنی وہ معلومات کی ترسیل کرتے ہیں اور پرانی معلومات کی نئی معلومات کے ساتھ جانچ کرتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی ترمیم کی ضرورت پیش آتی ہے تو فوائد پر نظر ثانی کرتے ہیں۔ مطالعہ کے ایک شعبے کے طور تعمیریت پسندی کی جڑیں متعدد شعبوں میں ہیں۔ جیسے فلسفہ، نفسیات، سماجیات، تعلیم اور وقوفی سائنس۔ ماہرین تعلیم، ماہرین نفسیات، سماجیات اپنے اپنے میدان میں لگے ہوئے ہیں اور نئے نظریات اور رجحانات ہمارے سامنے لاتے ہیں۔ تو ہمیں ان نظریات کو سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس کا استعمال کیسے کیا جاسکتا ہے۔

اگر شروعاتی دور میں دیکھیں تو گیارن بتینا ویکو (Giaranbattista Vico 1664-1744) کا کام ہے۔ جس نے علم کا ایک تعمیری نظریہ پیش کیا جس میں اس نے علم کو خاص طور سے انسانی تعمیر کی پیداوار سمجھا۔ سیکھنے کے تعمیری تصورات کی جڑیں جان ڈیوی (John Dewey 1929) اور ان کے ساتھ ساتھ بروزر (Bruner - 1961)، وانگوٹسکی (Vygotsky-1962) اور پیابے (Piget 1980) کے کاموں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ بیڈنار (Bednar)، کنگنگھم (Cunningham)، ڈنی (Duffy) اور پیری (Perry) نے اس بات پر زور دیا ہے کہ سیکھنے کے نتائج کو علم کی تعمیر کے عمل پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے اور یہ کہ سیکھنے کے اہداف کا تعین مستند کاموں سے کیا جانا چاہئے۔

آئیے اب تعمیریت پسندی سے کیا مراد ہے اس کو سمجھتے ہیں۔ تعمیریت پسندی کی اصطلاح اس خیال کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ سیکھنے والا علم کو فعال طور پر تعمیر کرے۔ کیونکہ تعمیریت پسندی اس خیال پر مرکوز ہے کہ انسانی علم اور سیکھنے کو سیکھنے والے کے ذریعہ فعال طور پر تعمیر کیا جاتا ہے اور غیر فعال طور پر ماحول سے حاصل نہیں کیا جاتا ہے۔ تعمیریت پسندی تعلیم اور سیکھنے کا ایک نقطہ نظر ہے جس کی بنیاد

اس خیال پر ہے کہ ادراک (اکتساب) ذہنی تعمیر کا نتیجہ ہے۔ یعنی کہ طلباء نئی معلومات کو جو معلومات وہ پہلے سے جانتے ہیں ان کے ساتھ منسلک کر کے سیکھتے ہیں۔ علم کیونکہ ہمیشہ علم ہوتا ہے۔ یہ تجربہ کار فرد کے ذریعہ تعمیر یا تخلیق کیا جاتا ہے کیونکہ تعمیری ماہرین کا خیال ہے کہ سیکھنے کا اثر اس سیاق و سباق سے ہوتا ہے۔ جس میں کوئی تصور اور ساتھ ہی طلباء کے عقائد اور رویوں کو پڑھایا جاتا ہے۔

تعمیریت ایک سیکھنے کا نظریہ ہے جو نفسیات کا اہم جز ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ لوگ کس طرح علم حاصل کر سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں اس لئے اس کا تعلیم پر براہ راست اطلاق ہوتا ہے۔ یہ نظریہ بتاتا ہے کہ انسان اپنے تجربات سے علم حاصل کرتے ہیں۔ آئیے اس کو اب ہم مثال کے ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ایک بچہ ایک گائوں یا چھوٹی بستی میں رہتا ہے۔ بچہ نے کبھی گائوں نہیں چھوڑا اور نہ ہی دریا پار کیا اور نہ کبھی اسکول میں اس کا داخلہ ہوا ہے تب وہ یہ بھی نہیں سوچ سکتا کہ دریا پار کرنا ممکن ہے۔

ڈریسکول (Driscoll 2000) وضاحت کرتا ہے کہ تعمیری نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ علم صرف انسانی ذہن یا دماغ کے اندر موجود ہو سکتا ہے اور یہ کہ اس کی کسی حقیقی دنیا کی حقیقت سے مماثلت نہیں ہے۔ سیکھنے والے اس دنیا کے بارے میں اپنے تصورات کو حقیقی دنیا سے متعلق کرنے کی شش کرتے رہیں گے۔ جیسا کہ وہ ہر نئے تجربے کو محسوس کرتے ہیں۔ سیکھنے والے یا متعلم نئی معلومات کی عکاسی کرنے کے لئے اپنے ذہنی ماڈلس کو اپ ڈیٹ کرتے رہیں گے اور اس لئے حقیقت کی اپنی تشریح خود تعمیر کریں گے۔

کیرسلی (Kearsley) نے بروز (Bruner) کی تعمیری پسندی کی تعریف اس طرح سے بیان کی ہے کہ بروز تعمیری نظریہ کو ایک سیکھنے کے نظریہ کے طور پر بیان کرتا ہے جس میں سیکھنے کو ایک فعال عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس میں سیکھنے والے اپنے خیالات کی بنیاد پر نئے خیالات یا تصورات کی تعمیر کرتے ہیں۔

Van Glaserfeld (1989) کے مطابق تعمیرات اس عقیدے پر مبنی ہے کہ علم کو غیر فعال طور پر حاصل نہیں کیا جاتا بلکہ ادراک کرنے والے مضمون کے ذریعے فعال طور پر تشکیل دیا جاتا ہے اور ادراک کا کام موافقت سے اور تجرباتی دنیا کی تنظیم کی خدمت کرنا ہے نہ کہ اونٹولوجیکل (مابعد الطبیعیات) حقیقت کی دریافت۔ برسیٹر (Bereiter) (1994) کے مطابق تعمیری بنیادی طور پر جو مشاہدے اور سائنسی مطالعہ پر مبنی ہے اس بارے میں ہے کہ لوگ کیسے سیکھتے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ لوگ چیزوں کو تجربہ کرتے ہیں اور ان تجربات پر غور کرنے کے ذریعے دنیا کے بارے میں اپنی سمجھ اور علم کی تعمیر کرتے ہیں۔

ماہرین کا ماننا ہے کہ جب ہمیں کسی نئی چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہمیں اسے اپنے سابقہ معلومات اور تجربے سے ہم آہنگ کرنا پڑتا ہے، ہو سکتا ہے کہ ہم جو یقین رکھتے ہوں، اسے تبدیل کر دیں یا نئی معلومات کو غیر متعلق سمجھ کر رد کر دیں۔ بہر حال تعمیری نظریہ یہ مانتا ہے کہ بچہ اپنے علم کا فعال تخلیق کار ہے۔ اس طرح کی فعال تخلیق کے لئے یہ ضروری ہے کہ بچے کو محرک فراہم کریں یا حوصلہ افزائی کریں کہ بچے سوالات پوچھیں، دریافت کریں اور اس بات کا اندازہ لگانا چاہئے کہ بچے پہلے سے کیا جانتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ طالب علموں کو مزید علم کی تعمیر کرنے کے لئے فعال تکنیکوں کا استعمال کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ Tam (2000) نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اساتذہ کے لئے تعمیری نظریہ کو سمجھنا ضروری ہے لیکن یہ سمجھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ سیکھنے کے اس نظریے کے تدریس اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

یہ نظریہ دو اہم تصورات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اول تو یہ کہ سیکھنے والے اس چیز کو استعمال کرتے ہوئے نئی تفہیم تیار کرتے ہیں جو وہ پہلے سے جانتے ہیں۔ دوسرا تصور یہ کہ سیکھنا غیر فعال کے بجائے فعال ہے۔ سیکھنے والوں کو سیکھنے کی نئی صورت حال کا سامنا اپنی سمجھ کے مطابق کرنا پڑتا ہے۔ اگر سیکھنے والوں کا سامنا ان کی موجودہ سمجھ سے مطابقت نہیں رکھتا تو ان کی سمجھ نئے تجربے کو ہم آہنگ کرنے کے لئے بدل سکتی ہے۔

اس طرح Jonassen (1991) نے تعمیری اکتسابی ماحول کی آٹھ صفات کا ذکر کیا ہے جنہیں تعمیری ماحول کے طور پر شمار کیا

جاسکتا ہے۔

- یہ حقیقت کی متعدد نمائندگیوں کی خصوصیت ہے۔
- حقیقی دنیا کی پیچیدگی ان نمائندگیوں میں واضح ہے۔
- علم کی تخلیق کے بجائے علم کی تعمیر پر زور دیا جاتا ہے۔
- مستند کاموں کو سیکھنے کے اہم حالات میں شمار کیا جاتا ہے۔
- مواقع حقیقی دنیا کی ترتیبات یا کیس پر سیکھنے کے لئے ترتیب دیئے گئے ہیں۔
- سیکھنے والوں کو تجربے پر غور کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔
- علم کی تعمیر کو مواد یا سیاق و سباق سے الگ نہیں کیا جاتا ہے۔
- سیکھنے والوں کے درمیان سماجی مذاکرات اور تعاون کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

5.5.2 اکتساب کا طرز عملی نظریہ (Behaviourist Theory of Learning)

طرز عمل نظریہ کی تاریخ کے طرف غور کریں تو ہمیں روسی ماہر نفسیات ایوان پاولو (Ivan Pavlov) کا نام سامنے ہے۔ ان کے مطابق طرز عمل کا تعین آزادانہ محرک رد عمل پیچیدہ انتظامات سے ہوتا ہے جو اکتساب سے اور پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد 1913 میں واٹسن (Watson) کے مضمون سے شروع ہونے والا دور بھی شامل ہے جسے واٹسن کا طرز عمل نظریہ کہا جاتا ہے اور اسے 1930 تک قبول کیا جاتا رہا ہے۔ اسکے بعد کے دور میں ایڈورڈ ٹولمین (Edward Tolman) ایڈون گھتری (Edwin Guthrie)، کلارک ہل (Clark Hull) اور بی ایف اسکینر (B.F. Skinner) کے مطالعات سامنے آئے جسے نیا طرز عمل نظریہ نام دیا جاتا ہے اور اسے 1960 تک قبول کیا جاتا رہا ہے۔ ان ماہرین نے اس بات پر زور دیا کہ نفسیات کی بنیاد وہ مطالعے جو سیکھنے پر جوڑ دیتے ہیں اس پر مشتمل ہے۔ ساتھ ساتھ اس بات پر توجہ کو مرکوز کیا گیا تھا کہ طرز عمل کی وضاحت مشروطیت کے اصولوں پر کی جاسکتی ہے اور نفسیات کی فعلیت کے اصول کی تعمیل کرنی پڑتی ہے اور یہ کہ ایک تصور جس کی عملی طور پر تعریف نہیں کی جاسکتی تھی اس کا مطالعہ بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

1960 سے بعد کا دور نیا طرز عملی نظریہ یا سماجی طرز عملی نظریہ کا دور کہا جاتا ہے۔ اس کے علمبردار البرٹ بندورا (Albert

Bandura) اور جولین روتھر (Julian Rotter) نے وٹونی یا علمی مفاد کو شامل کیا۔

اكتساب کا طرز عملی نظریہ محرک اور رد عمل کو جوڑتا ہے۔ یہ نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ طرز عمل اضطراب سے بڑا ہوتا ہے۔ یعنی طرز عمل ان رد عمل اور حرکات پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک جاندار کسی خاص صورت حال میں دیتا اور کرتا ہے۔ اصطلاح میں طرز عمل زیادہ تر ان اعمال کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کا مشاہدہ باہر سے کیا جاسکتا ہے۔ اکتساب کا طرز عملی نظریہ اس بات پر مرکوز ہے کہ طرز عمل کیسے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ نظریہ اس بات کا بھی دعویٰ کرتا ہے کہ محرک اور طرز عمل کے درمیان تعلق قائم کرنے کے ذریعہ اکتساب میں اضافہ ہو سکتا ہے اور یہ کہ کسی بھی طرز عمل کو تقویت کے ذریعے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اس نظریہ کی پیروکار یہ مانتے ہیں کہ لوگ پیدائشی طور پر اچھے یا برے نہیں ہوتے ہیں بلکہ تجربات اور ماحول انسان کی شخصیت کو تشکیل دیتے ہیں۔

طرز عملی نظریہ (Behaviorism) کی مندرجہ ذیل باتیں غور کرنے کی ہیں:

- طرز عمل کا نظریہ سیکھنے کو ان کے طرز عمل کے ساتھ مساوی کرتا ہے جن کا مشاہدہ اور پیمائش کی جاسکتی ہے۔
- طرز عملی اکتساب کے ذریعے کامیاب منتقلی کے لیے تقویت (Reinforcement) کلیدی رول ادا کرتا ہے۔
- محرک (Stimulus) اور رد عمل (Response) اور ان کے درمیان تعلق پر سخت زور رہتا ہے۔
- اکتساب سے طرز عمل میں تبدیلی آتی ہے۔
- اکتساب اس وقت ہوتا ہے جب ماحول سازگار ہوتا ہے۔ اکتساب بچے کے ماحول کے ساتھ مسلسل رد عمل کا نتیجہ ہے۔
- ایک شخص کا اکتساب اور ایک جاندار کا اکتساب دونوں برابر ہیں۔
- ایک شخص اور ایک کتے کے لئے ایک جیسے اصول درست ہیں۔
- طرز عمل پسند ماہرین (Behaviorist) اکتساب کے بجائے مشروطیت (Conditioning) لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے مطابق جاندار میں مشروطیت کے ذریعے ماحول کے رد عمل کے ذریعے اکتساب عمل میں آتا ہے۔
- اکتساب اسی وقت کہا جاسکتا ہے جب جاندار کے مشاہداتی طرز عمل میں تبدیلی نظر آتی ہے۔

طرز عملی نظریہ کے خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں

- اس نظریہ کے ماہرین جانوروں اور انسانوں دونوں کے طرز عمل کے مطالعہ کو مانتے ہیں۔
- یہ نظریہ ماحولیات پر خصوصی زور دیتا ہے۔
- مشروطیت طرز عمل کی تفہیم کی کنجی ہے جو محرکات پر مشتمل ہے اور سائنسی طریقہ سے کامیابی کے ساتھ تجربہ کیا جاسکتا ہے۔
- سیکھنے کا بنیادی طریقہ موافقت ہے۔
- طرز عمل پسند ماہرین کا خیال ہے کہ علم کی اکائی علم کی نئی اکائی سے مماثلت، تفاوت یا قربت سے منسلک ہے۔
- اوپر کی بحث سے یہ ظاہر ہے کہ طرز عملی نظریہ بنیادی طور پر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ جانوروں کی طرز عمل کی جانچ اور مشاہدہ انسانی تعلیم کو روشن کر سکتا ہے اور یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ نفسیات کا تحقیقی موضوع ذہن نہیں بلکہ طرز عمل ہے۔ اس نظریہ کا بنیادی مقصد محرک اور رد عمل کے درمیان تعلق قائم کرنا ہے۔

5.5.3 اکتساب کا بصیرتی نظریہ (Insightful Theory of Learning)

بصیرتی اکتساب سے مراد کسی مسئلے کے حل کا اچانک احساس ہونا ہے۔ کوہلر (Kohler) تجویز کرتا ہے کہ ہر قسم کی سیکھنے کا انحصار سعی و خطا یا مشروطیت پر نہیں ہوتا بلکہ سیکھنے کے لئے وقوفی عمل کا ہی استعمال کرتے ہیں۔ وقوفی عمل کا استعمال کرتے ہوئے ہم صرف اندرونی طور پر مسئلہ اور اس کے حل کو تلاش کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں افراد یا مخلوقات تعلقات کے رد عمل سے دیکھتے ہیں نہ کی سعی اور خطا ہے۔ سب سے پہلے فرد اپنے ارد گرد کے ماحول کے مختلف حصوں کے درمیان باہمی تعلقات قائم کرتا ہے اور پوری صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اس کے بعد اسکے مطابق رد عمل ظاہر کرتا ہے یعنی سمجھ کر سیکھنا جس کا مطلب ہے صورت حال کو پوری طرح سمجھ کر سیکھنا۔

کوہلر (Kohler) نے کئی تجربات کئے یہاں دو تجربات کا ذکر بیان کیا جا رہا ہے۔

کوہلر (Kohler) نے ایک تجربہ میں ایک بندر کو جس کا نام سلطان تھا کچھ دیر بھوکا رکھا اور پھر اسے ایک بڑے پنجرے میں بند کر دیا۔ اس نے چھت سے کیلے لٹکائے اور نیچے پنجرے کے فرش پر ایک ایک کونے میں ایک باکس رکھ دیا سلطان کیوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن کیلے تک نہ پہنچ سکا یعنی اسے کامیابی نہیں ملی۔ اسی پنجرے میں ایک اور باکس رکھا تھا سلطان نے اپنی ذہانت اور بصیرت کا استعمال کرتے ہوئے دونوں ڈبوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھا اور ان پر کھڑا ہوا اور پھر کیلے تک پہنچا یعنی کامیابی ملی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بصیرت سے سیکھا جاسکتا ہے۔

ایک اور تجربے میں کوہلر (Kohler) نے دو چھڑی رکھی تھی۔ یہ چھڑی اس طرح سے بنائی گئی تھی کہ وہ ایک دوسرے میں فٹ ہو سکے یعنی چھوٹی چھڑیوں کے ایک سرے کو لمبی چھڑیوں کے ایک سرے میں لگایا جاسکتا تھا تاکہ اسے لمبا بنایا جاسکے۔ بندر نے ساری صورت حال دیکھی اور بصیرت کا استعمال کرتے ہوئے اس نے چھڑی کو جوڑ دی اور کھانے تک پہنچ گیا۔

ان تجربات سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ سلطان کی طرح انسان بھی بصیرت کے بنیاد پر سیکھتے ہیں۔ ہر ایک کام یا عمل کے سیکھنے میں ہمیں بصیرت کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مختلف مسائل کا حل بھی بصیرت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کسی اونچی جگہ پر رکھی ہوئی مٹھائی صرف سلطان کے اختیار کردہ طریقے سے ملتی ہے۔

بصیرت کے ذریعہ سیکھنے کے مراحل مندرجہ ذیل ہیں:

- سیکھنے والا کسی صورت حال کا ادراک کرتا ہے۔
- وہ اس ادراک پر عمل کرتا ہے اور ایک نئے ادراک میں صورت حال کی دوبارہ تعریف کرتا ہے۔
- وہ اس نئے تصور پر دوبارہ عمل کرتا ہے اور صورت حال کی دوبارہ وضاحت کرتا ہے۔
- یہ مسئلہ چلتا رہتا ہے اور آخر کار وہ اچانک مسئلہ حل کر دیتا ہے۔

بصیرت کے ذریعہ سیکھنے کے معیار (Criterion)

- بصیرت سے سیکھنے کے لئے مجموعی طور پر صورت حال کا مکمل فہم ہونا ضروری ہے۔

- واضح مقصد:- شروع کرنے کے لئے مقصد واضح ہونا ضروری ہے۔
- عمومیت کی صلاحیت: سیکھنے والے کے پاس تعریف کے ساتھ ساتھ تعلیم کی صلاحیت بھی ہونی چاہئے۔
- اچانک حل:- اچانک مسئلہ کا حل بصیرت کے ذریعہ سیکھنے کا نشان ہے۔ یعنی کسی مسئلے کا حل اچانک ہوتا ہے۔
- اشیاء کی نئی شکلیں:- مسئلہ یا صورت حال کی بصیرت کے نتیجے میں اشیاء نئی شکلوں اور نمونوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔
- منتقلی:- اکتساب کی منتقلی بصیرت کے نتیجے میں ہوتی ہے۔ ایک صورت حال میں سیکھے گئے اصول دوسری صورت حال پر لاگو ہوتے ہیں۔
- طرز عمل میں تبدیلی:- بصیرت ہمارے طرز عمل میں تبدیلی لاتی ہے۔

بصیرتی اکتساب کے قوانین (Laws of insight learning)

بصیرتی اکتساب کے مندرجہ ذیل قوانین ہیں۔

- مناسب ساخت کا قانون (Law of proper structure):
- اچھی تجرباتی ساخت کو غیر ساختہ تجربات کے مقابلہ میں آسانی کے ساتھ سیکھا جاتا ہے۔
- مماثلت کا قانون (Law of Similarity): مماثل چیزیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔
- قربت کا قانون (Law of Proximity): جو چیزیں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں وہ ایک ترتیب (گروپ) بناتی ہیں۔
- کلوژر کا قانون (Law of Closure): فرد مختلف نامکمل اشیاء کو مکمل شکل میں دیکھتے ہیں۔
- تسلسل کا قانون (Law of Continuity): وہ چیزیں جس میں تسلسل ہوتا ہے آسانی سے سیکھی جاتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: بصیرت کے ذریعہ سیکھنے کے معیار کو بیان کیجیے۔

5.6 اکتساب کی اقسام (Types of Learning)

اکتساب کی اقسام (بی۔ ایف۔ اسکنر کی تجویز کردہ سیکھنے کی سات قسمیں)

(Types of Learning (Seven types of learning is proposed by B.F. Skinner)

اسکنر (Skinner) کو آپرینٹ کنڈیشننگ (Operant Conditioning) کا موجد سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کا کام تھارن ڈانک (Thorndike) کے قانون اثر یا تاثر پر مبنی تھا۔ اس اصول کے مطابق جس طرز عمل کے بعد ناخوشگوار نتائج ہوتے ہیں اس کے دہرائے

جانے کا امکان کم ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ صاف طور پر کہا تھا کہ سیکھنے کی وضاحت کے لئے کسی خاص نظریے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اس کی وضاحت کے لئے جسمانی متغیرات کی ضرورت ہے۔ سیکھنے کی وضاحت کرنے کے لئے انہوں نے قابل پیمائش طرز عمل اور محرکات کے درمیان فعال تجربہ پر زور دیا ہے۔ انہوں نے سیکھنے کی وضاحت مندرجہ ذیل لفظوں میں کی ہے:

- جب ایک خاص محرک۔ رد عمل پیٹرن کو تقویت ملتی ہے تو فرد رد عمل کرتا ہے۔
- کمک یا تقویت نتائج ہیں جو طرز عمل کو بڑھاتے یا مضبوط کرتے ہیں۔
- مثبت کام ایک انعام یا خوشگوار نتیجہ ہے جو طرز عمل کی پیروی کرتا ہے اور نتیجے میں طرز عمل دہراتا ہے۔ اس طرز عمل کے دہرانے کا سبب بنتا ہے۔ وہیں منفی کام بھی مطلوبہ طرز عمل کی تعداد کو بڑھاتی ہے لیکن ایک مختلف طریقہ ہے اور ناخوشگوار نتیجہ سے بچا جاسکتا ہے اگر وہ شخص زیادہ کثرت سے مثبت طرز عمل کا مظاہرہ کریں۔
- سزا ایک ناخوشگوار نتیجہ ہے جو کسی خاص طرز عمل کو کرنے سے روکتا ہے یا گھٹاتا ہے۔
- تقویت کو ہٹا دیا جاتا ہے تو مشروط طرز عمل کم ہو جاتا ہے اور آخر کار غائب ہو جاتا ہے۔
- پیچیدہ کاموں مہارتوں اور معلومات کو چھوٹے ذیلی حصوں میں بانٹ کر سیکھا جاتا ہے۔
- طالب علم کے کام کو باقاعدگی سے چیک کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ بازیافت فراہم کرنا اور حوصلہ افزائی کرنا۔
- اوپر میں جو نکات کا ذکر کیا ہے گیا وہ اسکنر (Skinner) کے نظریات کے اہم نکات ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

سوال: اسکنر کے ذریعے پیش کی گئی سیکھنے سات اقسام کی وضاحت کیجیے۔

5.7 اکتسابی نتائج (Learning Outcome)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں:

- اکتساب تجربہ اور تربیت کے ذریعہ طرز عمل میں تبدیلی ہے۔
- تعمیراتی نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ علم صرف انسانی ذہن اور دماغ کے اندر موجود ہوتا ہے۔ تعمیرات پسندی کی اصطلاح اس خیال کے طرف اشارہ کرتی ہے کہ متعلمین یا سیکھنے والا علم کو فعال طور پر تعمیر کرے کیونکہ یہ نظریہ اس خیال پر مرکوز ہے کہ انسان علم اور سیکھنے کو سیکھنے والے کے ذریعے فعال طور پر تعمیر کیا جاتا ہے۔

- اکتساب کے طرز عمل نظریہ محرک اور رد عمل کو جوڑتا ہے۔ یہ نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ طرز عمل اضطراب سے بڑا ہوتا ہے۔
- بصیرتی اکتساب سے مراد کسی مسئلے کے حل کا اچانک احساس ہوتا ہے اور سیکھنے کے لئے وقوفی عمل کا بھی استعمال ہوتا ہے۔

5.8 فرہنگ (Glossary)

اکتساب تجربے کے نتیجے میں طرز عمل میں تبدیلی ہے۔	اکتساب (Learning)
ترقی	نشوونما (Development)
برتاؤ، سلوک	طرز عمل (Behaviour)
رہنمائی	رد عمل (Response)
Epistemology علم کا مطالعہ ہے۔	عملیات (Epistemology)
آگاہی	بصیرت (Insight)
ایک جیسا	مماثلت (Similarity)
کسی چیز کے اثرات	مشروطیت (Conditioning)
حوصلہ افزائی کرنے کا عمل	تقویت (Reinforcement)
حرکت میں لانے والا	محرک (Motivation)

5.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit end exercises)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. اکتساب کے لفظی معنی کیا ہیں؟
2. طرز عمل میں تبدیلی کیا کہلاتی ہے؟
3. مشق اور تجربے کے نتیجے میں تبدیلی کو کیا کہتے ہیں؟
4. متعلم کے ذریعہ علم کی فعال طور پر تعمیر کون سے نظریہ کے طرف اشارہ کرتی ہے؟
5. واٹسن (Watson) کون سے نظریہ کے پیروکار ہیں؟
6. کسی مسئلے کا اچانک حل ہو جانا جس میں وقوفی عمل کا بھی استعمال ہو اس نظریہ کا نام بتائیں۔
7. سلطان نام کا بندر کس اکتسابی نظریے سے منسلک ہے؟
8. مناسب ساخت کا قانون کس نظریے کا قانون ہے؟

9. آپرینٹ کنڈیشننگ (Operant Conditioning) کا موجد کسے سمجھا جاتا ہے؟

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. اکتساب کی تعریف لکھیے۔
2. اکتساب کے مفہوم کی وضاحت کیجئے۔
3. اکتساب کے تعمیری نظریہ کے مرکزی خیال وضاحت کیجئے۔
4. کوہلر (Kohler) کے کسی ایک تجربے کو بیان کیجئے۔
5. اوان پاولو (Ivan Pavlov) کا طرز عمل نظریہ سے متعلق ان کے خیال کو بیان کیجئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. اکتساب کی نوعیت اور خصوصیات کا تفصیلی جائزہ لیجئے۔
2. اکتساب کے تعمیری نظریہ پر ایک تفصیلی مضمون لکھیں۔
3. اکتساب کے بصیرتی نظریہ کے مفہوم کی وضاحت کے ساتھ کلاس روم میں اس کی اطلاق پر روشنی ڈالئے۔

5.10 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Learning Resources)

- Chauhan, S.S (1983) Advance Educational Psychology, Vikas Publishing Pvt. Ltd. New Delhi .
- Kulshetra, S.P. (1997), Educational Psychology Raj Printer Meerut
- Mangal, S.K. (2003) Advanced Educational Psychology - Prentice Hill of India Pvt. Ltd. New Delhi
- مسرت زمانی (2001) تعلیمی نفسیات کے مختلف زاویے۔ ایجوکیشن بک ہاؤس، علی گڑھ۔
- شریف خاں (2004) جدید تعلیمی نفسیات ایجوکیشن بک ہاؤس علی گڑھ۔